بسمہٖ تعالیٰ

تعارف نامہ

مرکزِ احیائے آثارِ برِّ صغیر (مآب)

محسنانِ اسلام کی یاد اور ان کی علمی میراث کو
زندہ رکھنے کیلئے پہلا قدم...

فہرست

تشکر وامتنان

مَنۡ لَمۡ يَشۡكُرِ الۡمُنۡعِمَ مِنَ الۡمَخۡلُوقِينَ لَمۡ يَشۡكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَل۔ امام رضا(ع)

جو مخلوق میں سے اپنے محسنوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ عزوجل کا شکریہ بھی ادا نہیں کرسکتا۔

میں ان تمام برادران و بزرگان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو دامے درھمے سخنے قدمے، مرکز احیاء آثار برصغیر کے ساتھ تعاون فرمارہے ہیں؛ خدا کے حضور بحق محمد وآل محمد ﷺ انکی توفیقات خیر کے لیے دعاگو ہوں۔

خصوصیت کے ساتھ دو بزرگواروں کا تذکرہ کرنا چاہوں گا جنھوں نے روز تاسیس سے لے کر آج تک مسلسل مؤسسہ کی سرپرستی فرمائی ۔ مرکز کے سخت ترین اہداف کو تکمیل تک پہنچانے کی دیرینہ تمنا ان ہی دو بزرگان کی توجہات، زحمات اور جان فشانی کا نتیجہ ہے کہ اس وقت مرکز اس قابل بن سکا ہے کہ یہ رپورٹ تیار کرسکے۔ لہذا

حجت الاسلام والمسلمین عالی جناب سید محسن حسینی کشمیری دامت برکاتہ اور

حجت الاسلام والمسلمین عالی جناب مولانا محمد رضا داؤدانی دامت برکاتہ

خصوصی شکریہ اور مبارک باد کے حق دار ہیں کہ جن کی زحمات و توجہات کے سبب وہ مرکز جو ۲۰۱۰ میں دو کمروں کے کرایہ کے مکان سے شروع ہوا تھا آج ۲۰۲۰ میں دس سال بعد دنیا کے چار ملکوں میں اس کے شعبے قائم ہیں جو بتوفیق رب العالمین سب فعال ہیں ۔ وللہ الحمد۔

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند کریم ورحیم کی ذات اقدس کا فضل و کرم ہے کہ لوگوں کے لیے عاملین ومحافظین قرآن یعنی اہل بیتؑ کو اس کا حقیقی مفسّر بنا کر بھیجا تاکہ لوگ اس کشتی نجات پر سوار ہو کے افکار وعقائد کے بحر ظلمات سے باآسانی عبور ہو کر نجاتِ اُخروی کا پروانہ حاصل کر سکیں ۔

لہٰذا ہر دور میں اہل بیتؑ کے پروانے ہدایت کی ان فروزان شمعوں سے روشنی لیتے رہے اور اُس روشنی کو سواد قلم سے قرطاس کے پنوں پر بکھیرتے گئے۔ یہ روشنی جزیرۂ عرب سے پھیلی اور دنیا کے تمام دیگر مناطق کی طرح برصغیر کی تاریک گلیوں تک کو اپنی شعاؤں سے منوّر کر دیا۔

لہٰذا اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ راہ راست سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو وادی گمراہی سے نکال کر سرچشمہ ہدایت یعنی درِاہل بیتؑ تک پہنچانے کا سہرا ان محسنان کے سر ہے جنہوں نے دن، رات، گرمی، سردی، جان، مال، کا فرق مٹاتے ہوئے آرام وآسائش کو ٹھو کر مار کر دینِ اسلام اور معارفِ اہل بیتؑ کی سربلندی کی خاطر اپنے اوطان کو خیرباد کہا اور برّصغیر کی سرزمین پر غربت کی ہر مصیبت جھیل کر یہاں کی ہواؤں کو ائمہ علیہم السلام کی تعلیمات سے معطّر کر دیا اور یوں نسل در نسل یہ عرفا، علماء اور مجاہدین، ملت کی فکری تربیت و دینی تعلیمات کی حفاظت کرتے رہے ۔

اگرچہ انہیں اسی جرم میں سر کٹوانا ، جیل کی کوٹھڑیوں میں گھٹ گھٹ کر جینا، بھوک وافلاس کو اپنا مقدر بنانا اور غربت کے داغ کو پیوندِلباس بنا کر سجانا پڑا۔ لیکن ہر دشواری اور

سختی کو فقط اس وجہ سے خوشی خوشی گلے لگا یا تا کہ ملّت مسلمہ معارف اور تعلیماتِ اہل بیتؑ کے سائے میں فخر و عزّت سے زندگی بسر کر سکے اور آنے والی نسلیں اپنے روشن ماضی پر صبح قیامت تک افتخار کرنے کے ساتھ ساتھ ان علمی و دینی ذخائر سے برابر ہدایت لیتی رہیں۔

لیکن ہائے رے زمانہ کی گردش و انقلاب جن محسنان اسلام نے مکتبِ اہل بیتؑ کے دفاع میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ہزاروں کتب ورسائل تفسیر، حدیث، کلام ، تاریخ، اخلاق، فقہ ،ادب، مناظرہ وغیرہ موضوعات تحریر کر کے آنے والی نسلوں کے لیے سرمایہ ہدایت چھوڑا تھا آج برّصغیر کے گوشہ وکنار سے جہاں پر ان عظیم ہستیوں کی علمی میراث اپنی بربادی کا نوحہ پڑھتی نظر آرہی وہیں پر انکی لاوارث اور خستہ حال ویران قبریں اپنے اندر چھپے گوہروں کی ترجمان بن کر اپنی ملت کو مخاطب کر کے زبان حال سے کہہ رہی ہیں

اب جس کے جی میں آئے وہ پائے روشنی

ہم نے تو دل جلا کے سرِعام رکھ دیا

اس گراں مایہ میراث کا ایک بہت بڑا حصّہ پہلے ہی نااہل افراد کے ہتھے چڑھ کر برباد ہو چکا ہے، تاریخی شواہد کی روشنی میں کچھ حصّہ چوری کی نذر ہو کر بیرونی ممالک میں منتقل ہوا اور ایک حصّہ باضابطہ طور پر بولی لگا کے دنیا کے اطراف وجوانب میں بیچا گیا۔ اب جو کچھ بچ گیا ہے وہ بھی ہماری لاپروائی اور غفلت کے باعث آخری سانسیں لے رہا ہے۔

مندرجہ ذیل چند مثالیں اس تلخ حقیقت کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں۔

شہید ثالث قاضی سید نوراللہ شوشتری (۹۵۶۔ ۱۰۱۹ھ ۔ق)

شہید نے ۱۵۰ (ایک سو پچاس) کے قریب مکتب اہل بیتؑ کے دفاع میں کتابیں تحریر فرمائیں، اسی مکتب اہل بیت کی ترجمانی کے جرم میں جہانگیر بادشاہ کے درباری ملاؤں نے گدی

سے زبان نکالنے، سو خار دار تازیانے مارنے اور سید بزرگوار کے جسد کی توہین کرنے کے ساتھ ساتھ بے دردی سے شہید کرنے کا سفاکانہ فتوی دیا۔ جس کے نتیجہ میں اس ۶۳ سال کے بوڑھے مجاہد اور محافظ مکتب اہل بیتؑ کو ۱۸ جمادی الثانی کی نصف شب کو شہد کر دیا گیا، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ (البقرة/۱۵۶) وَسَيعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَي مُنْقَلَبٍ ينْقَلِبُونَ (الشعراء/۲۲۷)۔

شہید کے اکثر علمی آثار تو مفقود ہو چکے ہیں، لیکن باقی ماندہ کتابیں بھی مختلف کتب خانوں میں ملت کی بے حسی اور احسان فراموشی کا نوحہ پڑھ رہی ہیں۔

شہید رابع مرزا محمد کامل دہلوی ۱۲۲۵ھ۔ق

جنہیں تحفہ اثنا عشریہ کا جواب لکھنے کے جرم میں سفاک دشمن کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ آپ کی مکتب اہل بیتؑ کے دفاع میں لکھی جانے والی (ستر) ۷۰ کتابوں میں سے اکثر تو مفقود ہیں صرف چند انگشت شمار کتابوں کے قلمی نسخے خستہ حالت میں بعض کتابخانوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

شہید احمد ٹھٹھوی قاضی زادہ

شہید احمد ٹھٹھوی کے والد ٹھٹھہ میں فقہ حنفی کے قاضی تھے لیکن انکے فرزند نے اپنے آبائی مذہب کو امیر المومنین حضرت علیؑ کی بشارت خاص کے تحت جس کی تفصیلات کتب میں موجود ہے، خیر باد کیا اور اس طرح سنی حنفی مسلک کو چھوڑ کر شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا، مکتب اہل بیتؑ کی پیروی اور اس کی تبلیغ کرنے کے جرم میں پہلے گھر سے بے دخل ہوئے اور پھر نہ فقط یہ کہ انہیں شہید کیا گیا، بلکہ شہید کے جنازہ کو بھی قبر سے نکال کر آگ لگادی گئی اور شہید کے جسد اطہر کی راکھ کو دریا راوی کی نظر کر دیا گیا۔

اب روئے زمین پر شہید کا نہ کوئی صُلبی و نسبی وارث ہے اور نہ ہی قبر کا نشان جو چیز شہید کے باقیات صالحات میں باقی ہے وہ فقط شہید کی تحریر شدہ کتب ہیں، افسوس اس بات کا ہے کہ ان چار سو پچاس سال میں شہید ٹھٹھوی کی کسی ایک کتاب کو بھی ابھی تک برصغیر کی ملت تشیع کو چھاپنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔

اختصار مانع ہے انہیں چند مثالوں پر انحصار کیا جاتا ہے ورنہ:

سفینہ چاہیے اس بحرِ بے کراں کے لیے

مرکز کی تاسیس

انسان کے قدم اس میراث کی حفاظت میں حائل مشکلات و سختیوں کو دیکھ کر لڑ کھڑا جاتے ہیں۔

کیوں کہ مادی و معنوی وسائل کے بغیر اندرونی اور بیرونی ممالک کے کتب خانوں سے اس میراث کو ایک جگہ اکٹھا کرنا، برصغیر کے علاوہ عتبات عالیات کے قبرستانوں میں مدفون برصغیر کی ہی عظیم ہستیوں کی قبور کی نشان دہی، شہر شہر، گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ جا کر شیعت سے متعلق سب وہ ڈیٹا اکٹھا کرنا جس کی تفصیلات آگے آ رہی ہے بہت ہی مشکل اور ہمت شکن کام ضرور ہے اگرچہ ناممکن نہیں ہے۔

لیکن ہر زمانے میں رب کریم کی ذات پر بھروسہ اور توکل کرنے والے ایسے افراد کی بھی کمی نہیں رہی جو اپنے مقصد میں کامیابی کے حصول میں کسی بھی قسم کے ظاہری اسباب سے بے پرواہ ہو کر میدان عمل میں اتر پڑتے ہیں اور پھر رب کریم اپنے خاص لطف و کرم سے کامیابی کے راستے خود بخود کھولتا چلا جاتا ہے۔

ان لوگوں نے قرآن کی ان آیات کو اپنے لیے مشعل راہ بنایا ہوا ہے

وَمَنۡ يَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهُ ...(الطلاق/۳) وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ... (الفرقان/۵۸)

لہذا اسی عزم اور جذبہ کے پیش نظر بعض قم کے طلاب دینیہ نے مسبب الاسباب رب العزت کی بابرکت ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے قم المقدسہ کی سرزمین پر بروز جمعرات، ۲۰ جمادی الثانی، ۱۴۳۱ھ / ۳ جون، ۲۰۱۰ء کو اوّلین مدافع ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام، خاتون جنّت حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام کے یوم ولادت کے پُر مسرّت موقع پر معصومینؑ سے توسل کرتے ہوئے علماء وفضلاء کی موجودگی میں ایک ادارہ بنام «مرکز احیاء آثار برّصغیر» کی داغ بیل ڈال دی، جس کا مقصد اور نَصب العین شیعیان برّصغیر کے محسنوں کی علمی، مذہبی اور ثقافتی میراث کی حفاظت اور اس کو زندہ کرنا ہے۔

الحمدللہ مرکز سے مربوط برادران مذہبی جذبہ و لگن کے سہارے منزل بہ منزل اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں گذشتہ دس برسوں میں طرح طرح کی ہمت شکن مشکلات کا سامنا کرنے کے باوجود الحمدللہ کام جاری رکھا ہوا ہے۔

اہداف

محسنان تشیع کے حالات اور انکے علمی، مذہبی و ثقافتی آثار کو زندہ اور حیات جاوداں بخشنے کے لیے مرکز احیاء آثار برّصغیر نے مندرجہ ذیل اہداف ترتیب دیے ہیں:

[۱] علمی میراث کا احیاء

علمائے برّصغیر کی علمی خدمات کو زندہ کرکے دنیاوالوں کے سامنے لانا، ادارے کے بنیادی اہداف میں سے ایک اہم ہدف ہے۔ ہمارے بزرگ علماء و دانشوروں کی ہزاروں ایسی کتابیں لاپروائی کا شکار ہیں جو اب تک ایک دفعہ بھی چھپ نہ سکیں۔ اُن کے قلمی نسخے کتب خانوں میں دیمک اور خاک کی نذر ہورہے ہیں۔ حتی کہ بعض وارثینِ کتاب، کتاب دکھانے

تک کو تیار نہیں اس صورت حال میں ان کتابوں کو دوبارہ منظر عام پر لانا کوئی آسان عمل نہیں ،بلکہ لمبی جدوجہد کے بعد ایک ڈھنگ کی کتاب مرتّب ہوپاتی ہے ۔ ایک کتاب کی تدوین میں بعض اوقات سالوں صرف ہوجاتے ہیں۔اس کو مرتّب کرنے کے لئے محقّق یامدوّن کو حسب ذیل مراحل طے کرنے پڑتے ہیں:

کتاب کے نسخوں کی تلاش

ادارے کی طرف سے کتاب یاموضوع معیّن ہونے کے بعد حتی المقدور دنیا بھر کے کتب خانوں یا جہاں بھی نسخہ ملنے کا امکان ہو،وہاں چھان بین کرنااور کتب خانوں کی فہرستوں کا دقّت سے مطالعہ کرنے کے بعد اس نسخے کو تلاش کرنا۔

کتاب کے نسخوں کاحاصل کرنا

تلاش کے بعد اس کتاب کے نسخوں کو حاصل کرنا۔یادرہے بعض اوقات کتاب کے نفیس نسخوں کو حاصل کرنے کے لیے بہت ہی مہنگی قیمت اداکرناپڑتی ہے۔

بہترین نسخے کاانتخاب

ایک ہی کتاب کے کئی نسخوں کو جمع کرنے اوران کے مطالعہ کے بعد بہترین نسخوں کاانتخاب کرنا؛بہترین سے مرادوہ نسخے ہیں جن میں غلطیوں کاامکان کم ہو ۔اگر مؤلف،ان کے شاگردیا کسی بھی فاضل شخص کے خط میں نسخے کی اطلاع مل جائے تواس کوترجیحی بنیادپر حاصل کرنے کی کوشش کرناکیوں کہ یہ دیگر نسخوں پر مقدم ہے۔

کتاب کومرتب کرنا

منتخب نسخوں کا بغور مطالعہ کر کے ترتیب کتاب کی روش بنانااورپوری کتاب کو نقل کر کے مذکورہ نسخوں کے ساتھ حرف بہ حرف چیک کرنا۔پھران نسخوں کے مفید اختلافات کو حاشیہ میں درج کرنااور تمام غلطیوں کا ازالہ کرنا۔

کتاب کے متن کو قوی کرنا

تمام نسخوں کی دقیق چیکنگ، منابع ومصادر پر کھنے کے بعد ہر لحاظ سے متن کتاب کو قوی کرنااور کتاب میں مصنّف کی نقل شدہ عبارات کو اصل منابع کے ساتھ مقابلہ کر کے ان کے حوالے دینااور متروک ومشکل الفاظ کے معنی بیان کرنا۔

کتاب کا مقدمہ لکھنا

کتاب تیار ہونے کے بعد ایک مبسوط مقدمہ تحریر کرنا، نیز زیر نظر نسخوں کا تعارف، مؤلف کے حالات زندگی وغیرہ بیان کرنا۔

کتاب کی کمپوزنگ کرنا

کتاب تحقیق، تدوین، استخراج منابع و تصحیح کے مذکورہ مراحل گزارنے کے بعد کمپوز کرانا اور کمپوز شدہ فائل کی دوبارہ سے پروف ریڈنگ کرنا۔

اشاریہ مرتب کرنا

کتاب کے آخر میں ایک تفصیلی اشاریہ مرتب کرنا جو متن میں درج قرآنی آیات، احادیث، کتابیں، اشخاص، مقامات، اشعار وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

صفحہ بندی کرنا

کتاب جب ہر لحاظ سے کامل ہو جاتی ہے تو اب طباعت کے مرحلے میں داخل ہونے کے لیے صفحہ بندی کے لیے دوبارہ کمپوزر کو دی جاتی ہے تاکہ وہ اسے کتابی صورت میں طباعت کے قابل بنادے۔

قابل ذکر ہے کہ ان مراحل کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے اور خود ان کو طے کرنے کے لئے بہت سعی وکوشش کے علاوہ ایک خطیر سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔

کتاب کی طباعت

کتاب مذکورہ تمام مراحل گزارنے اور صفحہ بندی ہونے کے بعد طباعت کے مرحلے تک پہنچتی ہے۔

یہاں پر کتاب کی طباعت کے لیے از سرِ نو مزید سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان سارے مراحل سے گذر کر شائع ہونے والی کتاب کی وہ شکل سامنے آتی ہے جس پر نسلیں فخر کر سکتی ہیں اور دنیا کے سامنے وقار کے ساتھ اسے پیش کیا جا سکتا کہ یہ میراث مکتب اہل بیتؑ ہمارے ہی بزرگوں کے کارنامے ہیں اور انکی ہی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

پیش رفت

اس احیاء میراث علمی کے اہم ترین ہدف کی تکمیل کے لیے مرکز نے اب تک یہ پیش رفت کی ہے اور یہ ابھی ابتداء ہے منزل مقصود کافی دور ہے۔

۱۔ مرکز نے گوناگوں موضوعات کی افادیت کے پیش نظر اس سنگلاخ وادی میں قدم رکھنے کے بعد مندرجہ ذیل علمی و تحقیقی کاموں کا آغاز کر دیا ہے،

شاہ عبدالعزیز دہلوی کی شیعیت کے خلاف لکھی جانے والی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے جواب میں علماء مکتب اہل بیتؑ کی کتابوں کے ۶۰ سے زائد جلدوں پر مشتمل ایک عظیم الشأن مجموعہ «موسوعۃ سلسلۃ ردود الشیعۃ علی تحفہ اثنا عشریہ» کو مرتب کر نا شروع کیا اور اس مجموعہ کی بعض مجلدات اب تک مذکورہ بالا مراحل میں سے کئی مرحلے طے کر چکی ہیں۔

۲۔ فضل ابن روزبہان کی ردِ شیعت میں ابطال الباطل کے جواب میں شہید ثالث سید قاضی نوراللہ شوشتری کی «احقاق الحق» (عربی) کی دو جلدیں چھپ چکی ہیں۔

۳۔ شہادت امام حسینؑ کے حوالے سے مخالفین کے شبہات کے جواب میں سلطان العلماء سید محمد کی «ثمرۃ الخلافۃ» (فارسی) چھپ چکی ہے۔

۴۔ مکتب خلفاء کو ترک کر کے ۱۱۴۰ ہجری میں مرکز ہدایت در اہل بیتؑ پر آنے والی عظیم شخصیت علامہ شمس الدین فقیر کی کتاب «رجم الشیاطین» (فارسی) وغیرہ کتب کو اسی مذکورہ روش کے تحت مرکز شائع کر چکا ہے۔

۵۔ ۲۰۱۹ء میں بروز عید سعید غدیر، مرکز کے شعبۂ نجف اشرف کے افتتاح کی مناسبت سے سیرت امیر المؤمنین علیہ السلام پر اردو زبان میں لکھی جانے والی سینکڑوں کتب میں سے اٹھارہ عدد کتب بنام «موسوعہ امیر المؤمنینؑ» کی رونمائی انجام پاچکی ہے۔

۶۔ تیس سے زیادہ جلدوں پر مشتمل دو مصنفین؛ سید فوق حیدر بلگرامی اور سید مظہر حسین سہارنپوری کے کتب کے مجموعے سیرت معصومین علیہم السلام کے حوالے سے نیز طباعت کے لیے تیاری کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔

۷۔ فارسی تفاسیر میں سے عالم تشیع کی بے نظیر تفسیر «تفسیر لوامع التنزیل» جیسی گرانسنگ کتاب کی جدید انداز میں تیس جلدوں کی طباعت کے لیے امادہ ہورہی ہے۔

۸۔ اردو تفاسیر میں سے «تفسیر عمدۃ البیان»، «تفسیر سید رضی زنگی پوری»، «تفسیر توضیح المجید»، «فصل الخطاب» اور «انوار القرآن» بھی طباعت کی تیاری کے لیے مختلف مراحل سے گزر رہی ہیں۔

۹۔ موسوعہ وکیل آل محمد کی ۹ جلدوں میں سے ایک جلد شائع ہو چکی ہے۔

۱۰۔ مجموعہ آثار سید العلماء کی اردو کی متوقع ۲۵ جلدوں میں سے سترہ پر کام جاری ہے۔

۱۱۔ ۱۲۔ مجدد الشریعہ امام الہند آیت اللہ سید دلدار غفران مآب کی دسیوں کتب میں سے عقائد میں «صوارم الہیات» اور علم اُصول فقہ میں «اساس الأصول» طباعت کے لیے آمادہ ہیں

۱۳۔ اس کے علاوہ فقہ، اصول فقہ، تاریخ، کربلاء، عقائد، حدیث، ادب، اور تذکروں پر چھوٹی بڑی عربی، فارسی، اردو، انگلش میں مختلف موضوعات پر لکھی گئیں کتابیں جن کے عناوین کی تعداد سو سے متجاوز ہے، جو مذکورہ مراحل کو طے کر رہی ہیں، ان عناوین کی تفصیل جاننے کے لیے مرکز سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

[۲] کتابوں کے ترجمے

برّ صغیر میں لکھی گئی اہم کتابوں کا دنیا کی زندہ زبانوں میں ترجمہ کرنا بھی مرکز کے اہم اہداف میں شامل ہے۔

پیش رفت

اس حوالے سے مرکز سے وابستہ برادران کی انتھک کاوشوں سے جو پیش رفت ہوئی ہے اس کی اجمالی توصیف اس طرح ہے،

۱۔ حیات ناصر الملّت

علامہ سید ناصر حسین ناصر الملّت کے حالات زندگی پر مشتمل اردو سے انگریزی میں تذکرہ بنام «حیات ناصر الملّت» چھپ چکا ہے۔

۲۔ «تذکرہ مجید در احوال شہید»

شہید ثالث قاضی نوراللہ شوشتری کے حالات زندگی پر مشتمل تذکرہ کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ چھپ چکا ہے ۔

۳۔ ترجمہ «کحل الجواہر»، شیعیان کشمیر کے بعض علماء اور سادات کے احوال پر مشتمل ایک رسالہ کا فارسی سے اردو میں ترجمہ بمع حواشی وتعلیقات چھپ چکا ہے۔

۴۔ علامہ سید مفتی قلی موسوی لکھنوی کی معرکۃ الآراء کتاب «تشیید المطاعن» کا فارسی سے عربی میں ترجمہ شروع ہو چکا ہے اور اب تک جدید طباعت کی ۱۶ جلدوں میں سے تین جلدیں انجام کو پہنچ چکی ہیں۔

۵۔ «معارف الملۃ الناجیہ والناریۃ» علامہ سید ابو القاسم لاہوری کی کتاب کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کے ساتھ ساتھ کمپوزنگ کے مراحل سے گزر رہا ہے۔

۶۔ شمس الدین فقیر صاحب «رجم الشیاطین» کے حالات زندگی فارسی سے انگلش میں منتقل ہو چکے ہیں۔

۷۔ ترجمہ «سوانح قاسمی»

علامہ سید ابو القاسم لاہوری کے حالت زندگی پر مشتمل علامہ سید علی حائری لاہوری کی کتاب سوانح قاسمی کا فارسی سے انگلش میں ہو چکا ہے۔

۸۔ حالات زندگی مفتی عباس

علامہ سید مفتی محمد عباس موسوی جزائری کے حالات زندگی عربی سے انگلش میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔

۹۔ ترجمہ «تذکرۃ الفضلاء المحققین»

آیت اللہ دلدار علی غفران مآب کے حالت زندگی پر مشتمل کتاب کا فارسی سے انگلش میں ترجمہ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

۱۰۔ علامہ سید ظہور حسن شارح اُصول کی کی کتاب «التوحید» کا اردو سے عربی ترجمہ شروع ہے۔

خلاصہ اس طرح کے دیگر متعدد کام مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔ وللہ الحمد

[۳] مجلہ "میراث برّصغیر"

اس میں برّصغیر کے شیعوں کی ادبی، علمی اور ثقافتی تاریخ پر مشتمل تحقیقی مقالات کے علاوہ اہم شخصیات اور کتابوں کا تعارف، فہرست مخطوطات، اجازاتِ حدیث، ادبی جواہرات، تاریخی اسناد اور علماء و شخصیات کے خطوط وغیرہ جیسے اہم دستاویزات پیش کیے جاتے رہیں گے

۔

پیش رفت

۱۔ سید العلماء نمبر: علامہ سید علی نقی نقوی معروف بہ نقن صاحب کے حالات، اجازات و دیگر شخصیات کے تاثرات، چھپ چکے ہیں۔

۲۔ محرم الحرام نمبر: امام حسین اور محرم الحرام سے متعلق بعض کتب و مقالات پر مشتمل میراث برصغیر کا شمارہ منصہ شہود پر آچکا ہے۔

۳۔ علامہ سید ابوالقاسم لاہوری اور انکے لائق فرزند علامہ سید علی حائری کے حالات زندگی پر مشتمل علمی مجلہ کی صورت میں اردو میں ڈیجیٹل اور فارسی میں « گوہرہای ناشناختہ » کے عنوان سے یہ علمی مواد چھپ کر مشتاق ہاتھوں تک پہنچ چکا ہے۔

نوٹ: یہ تحقیقی جرنل پہلے ششماہی تھا۔ اب تک اس کے مذکورہ تین شمارے منظر عام پر آچکے ہیں، لیکن حیف کہ قحط الرجال اور مالی تنگی کے باعث اس میں تبدیل کرنا پڑی یعنی اب اس مجلہ کا آہستہ آہستہ مواد تیار ہوتا رہے گا اور کسی بھی مناسبت سے اشاعت عمل میں لائی جائے گی۔

[۴] برّصغیر کی شیعہ کتب کا تعارف

برّصغیر کی سرزمین پر شیعہ علماء، ادباء، اطباء، مؤرخین اور دانشوروں نے دسیوں زبانوں میں ہر موضوع پر علمی اور تحقیقی کتابیں لکھی ہیں، اطلاع رسانی کی حد تک سہی انکا توصیفی تعارف مرتب کرنا بہت ضروری ہے۔

پیش رفت

اس حوالے سے ان تمام کتابوں کے تعارف کے لئے مرکز میں ایک جامع فہرست مرتّب کی جارہی ہے، جس میں ان کتابوں کا مختصر تعارف، مؤلف، موضوع، زبان اور طباعت وغیرہ کے حوالے سے اطلاعات درج کی جائیں گی اور کتابیں قلمی ہونے کی صورت میں مذکورہ

تفصیلات کے علاوہ نسخوں کی نشاندہی اور امتیازات بیان کئے جائیں گے۔اس سے برّصغیر میں تاریخ تشیع کے ہزاروں تاریک راز کھلنے کے ساتھ ساتھ ملت اپنے محسنوں سے بھی مطلع ہو گی اور شیعیان برّصغیر کے متعلّق دنیائے تحقیق میں ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔اب تک یہ فہرست ۱۲۶۰۰ (بارہ ہزار چھ سو) عناوین تک پہنچ چکی ہے یہ سلسلہ الحمدللہ جاری ہے۔

[۵]تذکرہ شخصیات برّصغیر

اس حوالے سے مرکز حسب ذیل امور انجام دینے کا عزم راسخ رکھتا ہے:

الف) تذکرہ مفاخر شیعیانِ برصغیر

مرکز سے وابستہ محققین نے سردست ۱۱۰ بزرگان کو نظر میں رکھا ہے کہ جن کی زندگی پر مستقل کتابیں تألیف کی جائیں گی۔مذکورہ کتابوں میں ان بزرگان کی زندگی کے تمام سماجی، سیاسی، علمی اور ثقافتی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے گی۔

پیش رفت

اس حوالے سے ابھی تک چند شخصیات جیسے شہید رابع مرزا محمد کامل کشمیری دہلوی، سلطان العلماء سید محمد نقوی، سیدین حائری (یعنی علامہ سید ابولقاسم رضوی لاہوری اور انکے لائق فرزند علامہ سید علی حائري رضوی)

اور علامہ سید حامد حسین لکھنوی وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر کام شروع ہو چکا ہے۔

ب) شیعیان برّصغیر کے دانشمندوں کا موضوعاتی تذکرہ

اس عنوان کے تحت مرکز ہر میدان کے اپنے مخصوص تذکرے دیگر امتیازات اور خصوصیات کے ساتھ اُس میدان کی ایک مختصر تاریخ کے ہمراہ پیش کرے گا۔اس سلسلہ میں اہم موضوعات جیسے مبلّغین، مفسّرین، متکلمین، مناظرین، محدّثین مؤرّخین، فقہاء،

ادباء، اطباء، صلحاء، مرثیہ نگاران، اہل قلم اور خطاطوں پر کام ہو نا طے پا چکا ہے۔اسی شعبہ کے تحت نیز علاقائی اعتبار سے بھی تذکرے مرتّب کئے جائیں گے، ان شاء اللہ

پیش رفت

اس سلسلہ میں « دانشنامہ شیعیان کشمیر » اردو میں اور « کحل الجواہر » فارسی سے اردو میں مرکز سے شائع ہو چکا ہے، جبکہ دانشنامہ شیعیان کشمیر کا ملخص فارسی ترجمہ ایران سے ایک ایرانی مؤسسہ کی طرف شائع ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔

[٦]انسائیکلوپیڈیا یا دائرۃ المعارف شیعیان برّصغیر

مرکز کے اہم اور سخت ترین کاموں میں سے ایک کام شیعیانِ برصغیر کے انسائیکلوپیڈیا کی تدوین ہے۔ یہ کام نہایت ہی سخت، دشوار اور ہمت شکن ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔اس میں علماء وفضلاء، ادباء و صلحاء، امراء ووزراء اور سیاسی و سماجی شخصیات اور طرح طرح کے اہل فنون کے علاوہ کتب خانوں، قلعوں، سکوں، باغات، مزارات، مسجدوں، مدرسوں، امام باڑوں، ریاستوں، حکومتوں، شہروں اور دیہاتوں، غرض شیعیان برّصغیر سے وابستہ تمام امتیازی اور تاریخی چیزوں کا تحقیقی تعارف کروایا جائے گا یہاں تک کہ مذہبی اور سماجی رسومات کو نیز زیر بحث لایا جائے گا۔

پیش رفت

یہ کام فی الحال ابتدائی مراحل طے کر رہا ہے اور طرح طرح کے منابع مصادر کو اس حوالے سے اکٹھا کیا جارہا ہے۔بعض علاقوں کے مختلف قبرستانوں میں جا کر مطلوبہ عکس لیے جا چکے ہیں،اس موضوع کی تکمیل کے لیے ایک فارم تیار کیا گیا ہے اب تک تقریبا ۶۰۰ سو فارم تکمیل ہوئے، جیسا کہ عرض کیا ہے یہ کام موسسہ کے سخت اور سنگین ترین کاموں میں سے ایک کام ہے، اس کام کی تکمیل میں دیگر دسیوں قسم کی مشکلات سے ہٹ کر جس اہم مشکل کا

سامنا ہمیں ہو رہا ہے وہ یہ کہ قوم کے کچھ افراد ایسے ہیں جن کے پاس اس انسائیکلوپیڈیا کی تکمیل کے حوالے جو کچھ اطلاعات موجود ہیں جیسے بزرگوں کی تصاویر یا ان کی علمی میراث وغیرہ اس قسم کی بعض اہم اطلاعات بعض افراد کے ساتھ مخصوص ہیں، جو فقط انہیں سے ہمیں مل سکتی ہے، لیکن افسوس کیساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب ہمارے برادران اس فارم کو پر کرنے کے لیے متعلقہ افراد سے ملاقات کا ٹائم لینے جاتے ہیں تو ملاقات کا وقت لینے کے لیے کئی دن لگ جاتے ہیں، پھر بھی ایک صفحہ کی اطلاعات لینے کے لیے ایک ملاقات کفایت نہیں کرتی بلکہ یہ فرما کر واپس کر دیتے ہیں کہ آپ یہ فارم یہیں چھوڑ جائیں فرصت کے موقع پر میں اپنے والد، بھائی، وغیرہ کے بارے میں اطلاعات لکھ دونگا فون کر کے آنا اور لے جانا، قبول کرتے ہیں کہ یہاں تک تو یہ حق ان بزرگان کا محفوظ ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ ایک صفحہ کا فارم پر کرنے کے لیے بعض اوقات ہفتوں نہیں مہینوں انتظار کرنا اور بار بار فون کرنے پڑتے ہیں، بعض اُوقات اتنے چکر لگانے اور فون کرنے کے بعد ہمیں اس جواب کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ فارم کہیں گم ہو گیا ہے آپ دوسرا فارم دے جائیں، اس جواب کے بعد ہم صرف ان کا منہ ہی تکتے رہ جاتے ہیں ۔

لیکن مشہور محاورہ کہ (مرتا کیا نہ کرتا) اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے کہ کہانی پھر سے شروع کرنی پڑ رہی ہے۔

ہم اسی جگہ پر تمام دردمندانِ ملّت سے اپیل کرتے ہیں کہ مرکز احیاء آثار برصغیر سے وابستہ افراد کی اور کچھ نہیں تو کم از کم اس عظیم کام کی تکمیل کے لیے آپ اپنے اور اپنے بزرگان کے کوائف دینے میں تو اتنی ٹال مٹول نہ کریں، مرکز سے وابستہ برادران اگرچہ عزم راسخ کے ساتھ یہ کام شروع کیے ہوئے ہیں اور آپ کے بار بار بلانے پر مثل سابق ان شاء اللہ آتے رہیں گے۔ لیکن اس سے جو نقصان ہو گا وہ یہ کہ جو کام ہفتہ میں ہو سکتا تھا اس طرح کی ٹال مٹول میں

مہینوں میں چلا جائے گا، جو کام دو رقمی قیمت ہو سکتا تھا وہ تین عددی رقم تک چلا جائے گا۔ یعنی ہماری بے توجہی کی بنا پر وقت اور مال دونوں برباد ہو رہے ہیں۔

اس جگہ پر پہنچ کر ہم تشیع کی علمی، ثقافتی و مذہبی میراث کے وارثان سے فقط اسی تعاون کی بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمیں مطلوبہ اطلاعات ملاقات، فون، واٹسپ اور ایمیل کے ذریعہ دے کر اس قومی و ملی کام کی سرعت میں مددگار بننے کے علاوہ مذہب کی سربلندی اور خوشنودی رب العالمین و معصومین ؑ کا سبب بن سکتے ہیں۔

جزاك الله جزاء المحسنين

[۷] بزگان ملت کی قبروں کو پختہ کرنا

شیعیان برّصغیر کی وہ عظیم المرتبت ہستیاں جن کی لازوال قربانیوں کی بدولت آج برّصغیر کا چپہ چپہ مکتب اہل بیت ؑ کی ہواؤں سے معطّر ہے، ان کا احسان صبح قیامت تک بہر حال تمام اہل وطن پر رہے گا۔ کل تک جو مکتب شیعہ کے مجاہد کہلائے جاتے تھے، افسوس آج اُن کی قبروں پر فاتحہ پڑھنے والا کوئی نہیں۔ فاتحہ تو در کنار ان قبروں کے آثار بھی مٹ چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج بے شمار علماء کی قبروں کا ہمیں پتہ تک نہیں۔ اب جن بزرگان کی قبریں زمانہ کے حوادث سے محفوظ رہ گئی ہیں وہ بھی کسمپرسی کے عالم میں یہ صدائیں بلند کر رہی ہیں، کیا ہمارا کوئی وارث نہیں؟

مرکز نے جہاں دیگر علمی کاموں کی تکمیل کا بوجھ اپنے کاندھوں پر لیا ہے وہیں مختلف قبرستانوں میں محسنانِ تشیع کی قبروں کی نشاندہی کر کے ان کی تجدیدِ بنا اور تعمیر کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

پیش رفت

اس مبارک اور ضروری سلسلہ کی ابتداء کشمیر سے ہوئی اور فعلاً سات علماء و مرثیہ نگاروں کی قبروں پر سنگ مرمر کے الواح نصب کیے گئے ہیں۔

ان محسنانِ تشیع کے اسماء مبارکہ یہ ہیں؛

شہید ملا عبد الحکیم بحرانی

جد اعلی سادات حسینی ہمدانی آل زمان سید زمان شاہ ہمدانی

ملا محمد مقیم بحرانی

عبد الغنی کشمیری مترجم شرائع الاسلام

ملا عبد الھادی بحرانی

ملا عبد اللہ

[۸] کتب خانہ شیعیان برّصغیر

جہالت مٹاؤ علم پھیلاؤ کے شعار کے تحت شیعیانِ برصغیر سے متعلق مختلف موضوعات کے حوالے سے محققینِ جہان کو علمی سرمایہ کے حوالے سے غنی کرنے کے لیے ویب سائٹ کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر کتب خانوں کا قیام مرکز کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔

مرکز نے برصغیر سے متعلق عام کتابوں کو جمع کرنے کے علاوہ دو ظریف نکات کو خاص طور پر مدّ نظر رکھا ہے۔

پہلا یہ کہ ان کتب خانوں میں ایک خاص شعبہ صرف شیعیانِ برّصغیر کی تالیفات سے مخصوص کیا گیا ہے اور دوسرا یہ کہ دیگر مذاہب کی اُن کتابوں کو جمع کرنے کو ترجیح دی جاتی ہے، جن سے حقانیتِ مکتب و عظمتِ اہل بیتؑ ثابت ہوتی ہے۔ اس حوالے سے مرکز مختلف ممالک سے مذکورہ کتابوں کے بہترین ایڈیشن خریدنے کی کوشش میں ہے اور اب تک الحمدللہ ایک اچھا ذخیرہ کتب خریدا جا چکا ہے۔

پیش رفت

۱۔اس سلسلے میں ایک اچھا کتب خانہ قم میں تشکیل پا چکا ہے دس سال مسلسل کرائے کے مکانوں میں منتقل ہوتا رہا لیکن الحمدللہ اب یہ کتاب خانہ قم میں مرکز کی ذاتی ملکیت میں محفوظ ہو چکا ہے۔ البتہ یہ جگہ بھی چار پانچ سال بعد کتب کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر جواب دے جائے گی۔

۲۔ نجف اشرف میں بھی موسسہ کے لیے جگہ خرید لی گئی ہے جس کا عید سعید غدیر ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۴۰ ہجری کی مناسبت سے باقاعدہ افتتاح عمل میں آچکا ہے۔

۳۔ کراچی میں ادارے کے پاس ذاتی ملکیت کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ کتابخانہ دو مقامات پر بکھرا ہوا ہے۔ کتب کی خریداری کے ساتھ ساتھ ان کتاب خانوں کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے مزید اقدامات بھی جاری ہیں۔

[۹] قلمی کتابوں کی حفاظت

کتابوں کی دنیا میں سب سے سخت کام قلمی کتب کی خریداری اور پھر انکی حفاظت ہے۔ قلمی کتابیں چونکہ ہر قوم وملت کی اساس اور مستند سرمایہ ہوتی ہیں۔ اور تمام اقوام کی تہذیب وثقافت نیز مذہبی وغیر مذہبی حقیقی معیاروں کو اسی سرمایہ کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے؛ اس لئے مرکز نے اس قدم کو اُٹھانے میں ذرا بھی تردّد نہ کیا۔

پیش رفت

باوجود اس کے کہ عام طور پر قلمی کتابیں بہت مہنگے داموں میں فروخت ہوتی ہیں، لیکن پھر بھی مرکز ابھی تک فارسی واردو کی کچھ کتابیں خریدنے میں کامیاب ہوا ہے۔ جن میں سر فہرست « تفسیر لوامع التنزل » کی دو جلدیں بخط مولف ہیں، البتہ یہ دونوں جلدیں بہت ہی خستہ حالت میں ہیں۔

[۱۰] ڈیجیٹل لائبریری

اس ترقی یافتہ دور میں جہاں ایک طرف جدید دنیا کے تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے، تو وہیں پر دوسری طرف نئی سہولیات کا سہارا لیتے ہوئے اس عظیم میراث کے دوام وبقاء اور سرعت ابلاغ کی اُمید بندھ جاتی ہے۔ بزرگانِ برّصغیر کا جو علمی سرمایہ بیرون یا اندرون ملک، عمومی اور نجی کتب خانوں میں بچ گیا ہے، اس کو محفوظ کرنے کے لئے مرکز نے مرحلۂ اوّل میں، پہلے ہی دن سے تمام ذخائر کو ڈیجیٹل صورت میں منتقل کرنے کی ٹھان لی تھی۔ اور مرکز کے افتتاح کے فوراًبعد ہی اس عزم نے لباس وجود پہن لیا اور کام شروع ہو گیا جو اب تک جاری ہے۔

پیش رفت

اس سلسلہ میں ہندوستان اور پاکستان کے بعض کتب خانوں سے مطلوبہ کتب ڈیجیٹل ہو چکی ہیں اور بیرونی ممالک جیسے ایران، عراق اور برطانیہ سے بہت ساری کتابوں کے ڈیجیٹل نسخوں کی خریداری بھی عمل میں آچکی ہے۔ ان کتابوں کی سینکڑوں فائلیں محقّقین، علماء اور عوام تک اس دور کے مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پہنچانے کا کام بھی جاری ہے۔

اخراجات کے حوالے سے فقط اسی ایک ہدف کی تکمیل کے لیے اب تک ان کتب کو ڈیجیٹل بنانے یا نسخوں کے عکس دیگر شخصیات یا کتابخانوں سے خریدنے کے اعتبار سے ۴۲ بیالیس ہزار ڈالر سے زیادہ کا خرچ ہو چکا ہے اس کے علاوہ عکسی نسخوں کی ایک کثیر تعدا تبادلے یا ہدیہ کے طور بھی مرکز کو میسر آئی ہے۔ للہ الحمد

[۱۱] ویب سائٹ

برّصغیر کے شیعہ آثار کو ویب سائٹ کے ذریعے بھی دنیاوالوں تک پہنچائے جانے کی کوشش جاری ہے۔ اس حوالے سے کتب کے متلاشی کمپیوٹر اور موبائل دونوں کے ذریعے شیعہ میراث سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ویب سائیٹ اور موبائل پر دونوں آپشن موجود ہیں

آپ ڈاؤنلوڈ یاکتاب کا مطالعہ کر نا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ان میں سے کسی کام کے لئے معاوضہ وصول نہیں کیاجاتااور نہ ہی کسی قسم کی کوئی شرط ہے۔ مقصد علم وادب اور شیعہ دانشوروں کی علمی میراث کا آسانی سے ابلاغ اور استفادہ ہے۔

دونوں سائٹوں کے لنک رسالہ کے آخر میں موجود ہیں۔

[۱۲]تربیت مبلّغین

تبلیغِ دین ایک ایساوظیفہ اورایسی ذمہ داری ہے جس کی عظمت اور اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ تبلیغ کرنے والامبلّغ وارثِ علم و عملِ انبیاءو آئمہ علیہم السلام ہے۔ دینِ مبین کی تبلیغ جتناسخت اور عظیم کام ہے افسوس کہ آج اتنا ہی آسان اور ادنی سمجھاجا رہا ہے۔ لب ولہجہ کے دھنی خطیب توہوسکتے ہیں، لیکن ضروری نہیں کہ مبلّغ بھی ہوں۔اگرچہ جمع ہونا بھی مشکل نہیں ہے، خطابت ایک فن ہے، لیکن تبلیغ ذمہ داری کا دوسرانام ہے۔مرکز کے اہداف میں اگرچہ مبلغین کی تربیت شامل ہے، لیکن ابھی تک یہ ہدف بعلل ووجوہ صحیح معنوں میں عملی جامہ نہیں پہن سکا ہے۔

[۱۳]تربیت محقّقین

علمی کتب ومقالات لکھنے اوربزرگان کی کتابوں کی تدوین وتحقیق کے لئے ضروری ہے کہ انسان اصولِ تألیف وتصنیف اوررموز وروشِ تدوین وتحقیق سے پوری طورواقفیت رکھتاہو ، اگرچہ مرکز نے ابھی تک اس حوالے سے کوئی رسمی اقدام نہیں کیا ہے، لیکن قم میں اس مرکز کے ذریعہ وقتاًفوقتاً محققین اور علمی رسالہ لکھنے والے اہلِ قلم کو اصولِ تحقیق وتألیف سے روشناس کرایاجاتا ہے اور مستقبل قریب میں اس کے لئے مجرب اساتذہ کی زیرِ نگرانی خاص تربیتی پروگرام و دروس مرکز کے پیش نظر ہیں ۔ان شاء اللہ

[۱۴]محسنان تشیّع کی یاد میں علمی محافل کا انعقاد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ «منْ وَرَّخَ مُؤْمِناً فَکَأَنَّما أَحْیاہُ» جس نے کسی مؤمن کی تاریخ بیان کی گویااس کو زندہ کر دیا۔برّصغیر کے سینکڑوں محسنانِ

تشیّع میں سے بعض اہم ہستیوں کی خدمات وزحمات کے پیش نظر انکو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے مختلف عناوین کے تحت وقتاًفوقتاًمختلف علمی محافل اور سمینار کا انعقاد کرنا بھی مرکز نے اپنے وظائف اور اہداف میں شامل کیا ہے ، تاکہ نسلِ جدید تک ان محسنان کے ولولہ انگیز زندگی نامے اور کارنامے آسانی سے پہنچ جائیں ۔

پیش رفت

ابھی تک مرکز کی طرف سے ایسی چند محفلیں منعقد ہوچکی ہیں ؛

۱۔ «تفسیر لوامع التنزیل» کی رونمائی کے حوالے سے سیدین حائریین یعنی علامہ سید ابوالقاسم رضوی لاہوری اور ان کے لائق فرزند علامہ سید علی حائری کی یاد میں حرمِ حضرت معصومہ ؑ قم میں سیمینار منعقد ہوا۔

۲۔ ٦٠(ساٹھ) جلدوں پر مشتمل «موسوعہ سلسلہ ردودالشیعہ علی تحفہ اثنا عشریہ» کی رونمائی کے حوالے سے شہید رابع علامہ مرزا محمد کامل دہلوی اور آیت اللہ سید دلدار علی غفران مآب رضوان اللہ تعالیٰ علیہا کی یاد میں سیمینار منعقد ہوا جس میں داخلی و خارجی مہمانوں نے خطاب فرمایا۔

اور مستقبل میں بھی نیز مزید بہتر پیمانے پر اس قسم کے علمی سیمینار کے انعقاد کی اُمید ہے، ان شاءاللہ

مرکز کی بنیاد کی وجہ اور اس کے اہداف کی یہ مختصر رپورٹ تھی،ان کاموں کی مزید توضیحات و تفصیلات سے ہم ویب سائٹ وغیرہ کے ذریعہ سے ملّت کو مطلع کرتے رہیں گے ان شاءاللہ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادمِ خُدّام مکتبِ اہلِ بیت ؑ

طاہر عباس

مؤسس مرکز احیاء آثار برّ صغیر

اپیل

یہ عظیم و سنگین، قومی و ملّی کام قوم و ملّت کی محبتوں اور اس کے تعاون کے بغیر بوجہ احسن پایہ تکمیل تک شاید نہ پہنچ سکے، لہٰذا آپ اسے جاودان بنانیں کے لیے ادارے کے ساتھ مندرجہ ذیل طریقوں سے تعاون کر سکتے ہیں:

۱۔مالی تعاون۔

۲۔ مرکز کو کتب اہداء کر کے۔

۳۔نادرالوجود کتابوں کی فوٹو کاپی یاCdsارسال کر کے۔

۴۔ قلمی و دیگر قدیمی کتابوں کے بارے میں فون، ایمیل یاخط کے ذریعہ اطلاع دے کر کہ فلاں کتاب فلاں صاحب یافلاں کتابخانہ میں ہے۔

۵۔جن کے پاس قلمی ونادر الوجود کتابیں ہیں، وہ مرکز سے مربوط افراد کو فوٹولینے کی اجازت دے کر قومی سرمایہ کو آگے منتقل کرنے میں مدد گار بن سکتے ہیں۔

۶۔جو کتابیں مرکز کی فہرستِ طباعت میں قرار پاچکی ہیں، آپ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کی نیت سے بطور صدقہ جاریہ کتاب کو شائع کروا سکتے ہیں۔

۷۔ مخیّر حضرات مرکز کی شائع شدہ کتب کو خریداری کر کے۔

۸۔ محققین اور مترجمین مرکز کی انتخابی کتابوں کی تحقیق و ترجمے میں تعاون فرما کر ۔

۹۔دائرۃ المعارف، فہرستِ کتب، اور تذکرہ اکابرینِ شیعہ سے مربوط کتب کی تدوین کے لئے شیعہ مذہب سے مربوط معلومات فراہم کر کے؛ مثلاً حضراتِ محققین یا دیگر مؤمنین اپنے علاقہ کے یا دیگر علاقوں سے متعلق موجودہ و گذشتہ شیعہ علمائے کرام، حقیقی ذاکرین، اطباءو حکماء، مستبصرین؛ یعنی اپنے سابقہ مذہب کو چھوڑ کر مذہبِ شیعہ کو قبول کرنے والے

حضرات کے حالات، مذہب کے خدمت گذار شیعہ وزراء، وقبائلی رؤسا، شیعہ خاندانوں، حکمرانوں، ودیگر اہم شخصیات کے حالاتِ زندگی ارسال کرکے مدد فرماسکتے ہیں۔اسی طرح قدیم وجدید ماتمی انجمنیں، امام بارگاہیں، شیعوں سے مربوط مساجد، مدارس، کتب خانے ،موقوفات، کتابیں اور دیگر تاریخی مقامات، تصاویر، خواہ شخصیات کی ہوں یا تاریخی مقامات کی یا کسی یادگار محفل یا جلوسِ عزاء کی ارسال کر کے آپ اس عظیم قومی وملّی علمی، ثقافتی ومذہبی تحریک کو کامیابی کے مراحل سے ہمکنار کرنے اور ملّت کو اپنے علمی سرمایہ سے آگاہی دینے کے لیے شریک ہوسکتے ہیں۔

نوٹ:

آپ جس قسم کی بھی اطلاع فراہم کریں مستند ہونی چاہیے۔اور اگر آپ کی یہ اطلاعات مقالہ کی شکل میں ہوئیں تو دائرۃ المعارف میں اُسے آپ کے ہی نام سے تحریر کیا جائے گا، لہٰذا اسے مستند ومستدل طریقہ سے تحریر کرنا ضروری ہے، البتہ مرکز اس کو مفید بنانے کے لئے ترمیم واضافہ کا حق رکھتا ہے، اور حتی المقدور شائع کرنے سے پہلے ایک دفعہ صاحبِ مقالہ محقق کو اس کا مقالہ دکھایا جائے گا،اس لیے اطلاع ارسال کرتے وقت آپ اپنا نام، مستقل اور عارضی پتہ اور رابطہ نمبر اور E-mail ضرور تحریر فرمائیں ۔شکریہ۔

اجازاتِ مراجع تقلید

مرکز کے پاس اپنے کاموں کی تکمیل میں سہم خرچ کرنے کی مندرجہ ذیل مراجع عظام دامت برکاتہم کی طرف سے کتبی اجازت موجود ہے ؛

آیت اللہ شیخ حافظ بشیر حسین نجفی دامت برکاتہ

آیت اللہ شیخ جعفر سبحانی دامت برکاتہ

آیت اللہ سید علی حسینی سیستانی دامت برکاتہ

آیت اللہ سید علوی گرگانی دامت برکاتہ

آیت اللہ شیخ محمد حسین نجفی دامت برکاتہ

آیت اللہ سید محمد یثربی دامت برکاتہ

آیت اللہ شیخ ناصر مکارم شیرازی دامت برکاتہ

نوٹ: مراجع عظام کے اسماء تحریر کرنے میں ناموں کی ترتیب حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق ہے۔

مرکز کی تصویری جھلکیاں

مرکزِ احیاءِ آثارِ برّ صغیر (مآب) کا افتتاح

تاریخ ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ. بمطابق ۲۰۱۰ء.

مطابق با یوم ولادت با سعادت سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا۔

بدستِ مبارک حضرت آیت اللہ سید محمد رضا جلالی کشمیری

وحضرت آیت اللہ سید احمد حسینی اشکوری

لا سنة افضل من التحقیق

مراسم افتتاح مرکز احیاء آثار برصغیر

بدست مبارک حضرت آیة الله سید محمد رضا جلالی

مورخه ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱
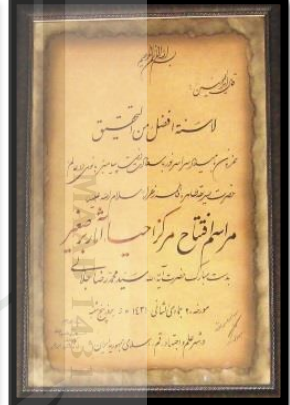
مراسم افتتاح کے بعد خدا کے حضور

کسی بھی کتاب کے احیاء یا چھاپ کے درج ذیل چند مراحل طے کرنے پڑتے ہیں۔
۱۔ انتخاب و جمع آوری کتب
۲۔ عکس برداری
۳۔ کٹائی صفحات
۴۔ صفائی صفحات
۵-۶-۷-۸-۹۔ ٹائپنگ و غلط گیری و پروف ریڈنگ و صفحہ آرائی استخراج منابع
۱۰۔ چھاپ کتاب
جاگیر فدک
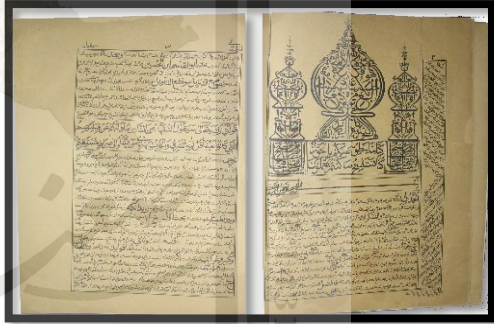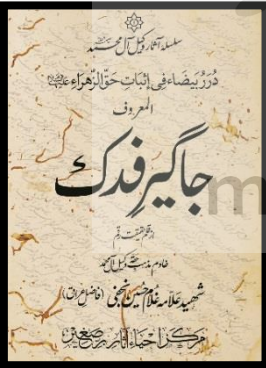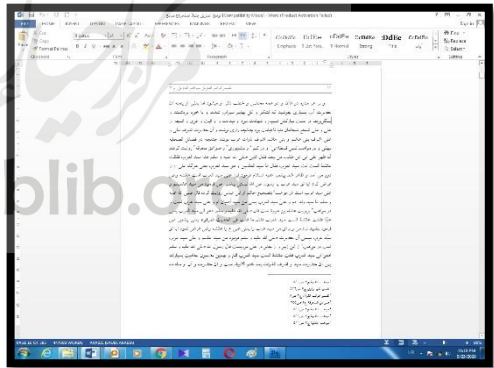
رونمائی کتب
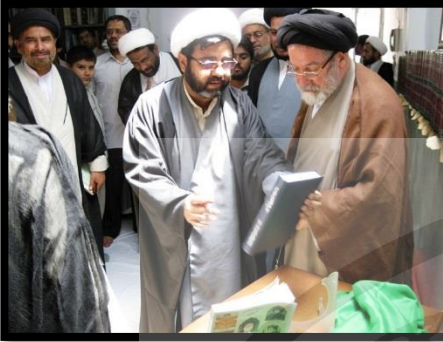
رونمائی دانشنامہ شیعیانِ کشمیر و مجلہ میراث بر صغیر (نقن)

رونمائی موسوعہ وکیل آل محمد، کحل الجواہر، مجلہ حائریین

رونمائی موسوعہ سلسلہ ردود الشیعہ علی تحفہ اثنا عشریہ

رونمائی تفسیر لوامع التنزیل وسواطع التأویل

تفسیر لوامع التنزیل وسواطع التأویل کی زبوں حالی

رونمائی کتاب أقرب المجازات، حضرت آیت اللہ سید العلماء سید علی نقی نقن

مرکز کی طرف سے منعقد شدہ چند سیمینار

آیت اللہ سید دلدار علی نقوی غفرانمآبؒ و میرزا محمد کامل دہلوی شہید رابعؒ کی یاد میں سیمینار کیساتھ سلسلہ ردود الشیعہ علی تحفہ اثنا عشریہ کی رونمائی

آیت اللہ سید ابو القاسم رضویؒ اور ان کے فرزند ارجمند آیت اللہ سید علی حائری رضوی لاہوریؒ کی یاد میں اور تفسیر لوامع التنزیل وسواطع التأویل کی رونمائی حرم مطہر حضرت بی بی فاطمہ معصومہ (س) قم کی میزبانی میں

مرکز کی طرف سے چھاپ شدہ کتب ومجلات کے چند مختصر نمونے۔

دانشنامہ شیعیان کشمیر
جلد اول
تذکرۂ علماء
تالیف
سید محسن حسینی کشمیری
ناشر
مرکز احیاء آثار برصغیر (شعبہ کراچی)

إحقاق الحق
وإزهاق الباطل
(المجلّد الثاني)
للإمام القاضي السيّد نور الله الحسيني المرعشي التستري
المعروف بالشهيد الثالث
(٩٥٦ - ١٠١٩ ق)
تحقيق
أبي زهراء المصطفوي
مركز احياء آثار برصغير

إحقاق الحق
وإزهاق الباطل
(المجلّد الأوّل)
للإمام القاضي السيّد نور الله الحسيني المرعشي التستري
المعروف بالشهيد الثالث رحمه الله (٩٥٦-١٠١٩ هـ.ق)
تحقيق
أبي زهراء المصطفوي
مركز احياء آثار برصغير

THE LIFE HISTORY OF
NĀṢIR-AL-MILLAT
WRITTEN BY
MIRZĀ AḤMAD ḤASAN KĀTHIMAINĪ
TRANSLATED BY
SHEIKH ABBAS RAZA

TATHKIREH MAJEED
DAR AHWĀL SHAHEED
THE LIFE HISTORY OF
QĀDHI NŪRULLĀH SHUSHTARĪ 1542-1610 (AD)
WRITTEN BY
SAYYID SIBT-AL-HASAN HANSAWĪ
TRANSLATED BY
SHEIKH ABBAS RAZA

مرکز کی طرف سے چھاپ کیلئے آمادہ کتب کے چند مختصر نمونے۔

الفتوحات الحيدرية
لأحراز المثوبات الأخروية
تأليف
علامہ مفتی سید محمد قلی موسوی کنتوری
تحقیق
سید محسن حسینی کشمیری
مرکز احیاء آثار برصغیر

باقر العلوم
تاليف
تلميذ المفضال العلامة الأديب
السيد علم حسين الفيض آبادي الهندي
حققه وعلق عليه
السيد محسن حسيني كشميري
مرکز احیاء آثار برصغیر

صوارم الالهيات
في قطع شبهات عابد العزى واللات
تأليف
آية الله سيد دلدار علي نقوي غفران مآب
(١١٦٦-١٢٣٥ھ)
تحقيق
محمد طاهر عباس
مرکز احیاء آثار برصغیر

نزهة إثنا عشرية
جلد اوّل
بخش يكم
تأليف
شهيد رابع
علامه حكيم ميرزا محمد كشميري دهلوي
متخلّص به كامل
(م ١٢٢٥)
تحقيق
سيد محسن حسيني كشميري
مرکز احیاء آثار برصغیر

الکرار
(جناب امیرؑ کی سوانح عمری)
سید ریاض حسین ریاض
مرکز احیاء آثار برصغیر

التوحيد
(جلد اول)
علامہ سید ظہور حسین اعلی اللہ مقامہ
مرکز احیاء آثار برصغیر

UNKNOWN JEWELS
THE BIOGRAPHIES OF SIX EMINENT SCHOLARS
OF THE INDIAN SUB-CONTINENT
?
TRANSLATED & COMPILED BY
SHEIKH ABBAS RAZA

SAVĀNEḤ QĀSIMĪ
THE LIFE HISTORY OF
SAYYID ABU-AL-QĀSIM RADHAWĪ ḤĀ'IRĪ LĀHOREĪ
WRITTEN BY
SAYYID 'ALI RADHAWĪ LĀHOREĪ
WRITTEN BY
SHEIKH ABBAS RAZA
CRITICALLY EDITED & ANNOTATED BY
SAYYID MOHSIN KASHMIRI

THE LIFE HISTORY OF
MEER SHAMS-AL-DEEN FAQEER DEHLAWI
(B.1115/1115D.)
WRITEN BY
SAYYID MOHSIN HUSAINI KASHMIRI
فقير
TRANSLATED BY
SHEIKH ABBAS RAZA

ادارے کا وزٹ کرنے والی بعض شخصیات

وکیل آیت اللہ العظمی سید علی حسینی سیستانی جناب حجت الاسلام والمسلمین آقای سید جواد شہرستانی مدظلہ

آیت اللہ سید محمد رضا جلالی کشمیری مدظلہ

نمائندہ ولی فقیہ در ہند جناب حجت الاسلام آقای مہدی مہدوی پور مدظلہ

حجت الاسلام محقق بی بدیل جناب آقای علی رضا مختاری مدظلہ (مؤسس وچیرمین مؤسسہ کتابشناسی شیعہ)

آیت اللہ شیخ محمد رضا مامقانی مدظلہ

آیت اللہ شیخ حسین غیب غلامی مدظلہ

آیت اللہ سید علی حسینی میلانی مدظلہ

آیت اللہ جلالی مدظلہ و گروہ عتبہ عباسیہ دامت برکاتہم

گروہ عتبہ عباسیہ و اقبال نورانی صاحب دامت برکاتہم

حجت الاسلام آقای سید صادق اشکوری مدظلہ

نمائندہ ولی فقیہ و قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی مدظلہ

حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی مدظلہ

حجتا الاسلام علامہ طالب جوہری و سید مرتضی حسین و دیگر دامت برکاتہم

نمایندگان دفتر حضرت آیت اللہ جوادی آملی مدظلہ

حجج الاسلام آقای جعفر طبسی، محقق کاشانی، اسد زیدی دامت برکاہم
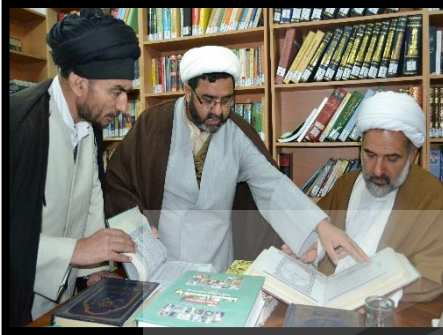
حجت الاسلام آقای رضانژاد مدظلہ

معاونت پژوہش جامعۃ المصطفی العالمیہ

حجت الاسلام آقای سید کاویانی مدظلہ
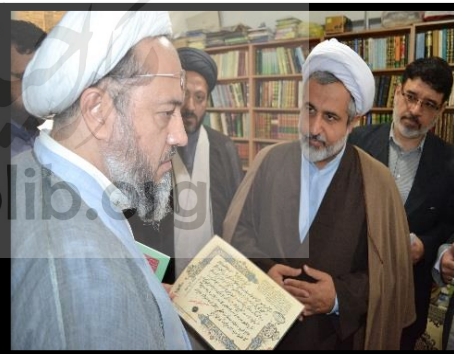
حجت الاسلام آقای رضا شاکری مدظلہ

مدیر ادارہ پژوہش جامعۃ المصطفی العالمیہ

حجت الاسلام آقای سید مہدی رجائی ماہر علم انساب مدظلہ

حجج الاسلام آقای خراسانی و دیگر مدظلہم

حجت الاسلام مولانا سید رضی جعفر نقوی مدظلہ

حجت الاسلام آقای محقق سید محمد حسین موسوی مدظلہ

حجت الاسلام آقای ناصر باقری بیدہندی مدظلہ

حجتا الاسلام علامہ سید محمد تقی نقوی و سید ریاض حسین نقوی مدظلہما

قائد ملت جعفریہ ہند علامہ سید کلب جواد نقوی لکھنوی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا ڈاکٹر قلب صادق مدظلہ

فرزند آیت اللہ سید العلماء سید علی نقی (نقن ؒ) مدظلہ

حجت الاسلام مولانا سید عقیل الغروی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا علی ناصر مہدوی مدظلہ
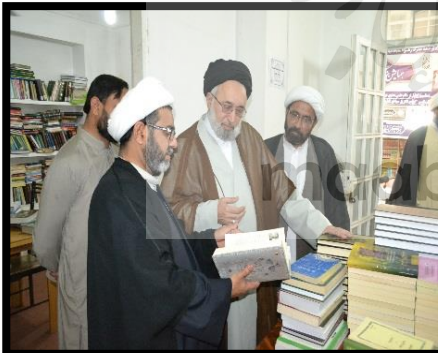
حجت الاسلام مولانا سید امیر حسینی مدظلہ

حجت الاسلام علامہ محمد حسن جعفری مدظلہ

حجت الاسلام علامہ محمد باقر نجفی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا سید شبیہ الرضا زیدی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا محقق فخر الدین مدظلہ

حجت الاسلام مولانا غلام رضا مری مدظلہ

حجج الاسلام اسد اقبال زیدی، ضیغم رضوی، ناظر تقوی دامت برکاتہم

حجتا الاسلام شبیر حسن میثمی و عقیل صادقی مدظلہما

حجت الاسلام مولانا شیخ ذاکر حسین مدبر مدظلہ

حجت الاسلام مولانا سید راحت حسین الحسینی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا سید جان علی شاہ کاظمی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا سید سلمان نقوی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا سید شہوار نقوی مدظلہ

حجتا الاسلام مولانا سید علی شاہ و محمد رضا داؤدانی مدظلہما

حجت الاسلام مولانا سید حسینی مدظلہ

حجت الاسلام مولانا رضا محمد سعیدی مدظلہ

حجتا الاسلام مولانا علی رضا صالحی و سید محمد تقی نقوی دام ظلہما

حجت الاسلام مولانا سید علی مرتضی زیدی مدظلہ

محترم جناب خواجہ پیری صاحب مدظلہ

پروفیسر جناب سید حسین شاہ موسوی مدظلہ

شہید راہِ حق خرم زکی اعلیٰ اللہ مقامہ

محترم جناب رضا رضوانی صاحب مدظلہ

محترم جناب ضمیر بھائی، جاوید بھائی، باسط بھائی مدظلہم

محترم جنات سید عبادت حسین وسید منظور حسین اور ساتھی مدظلہم

مرکز کی تہران اور قم کی کتابوں کی نمائشگاہوں میں شرکت

مآب کی مطبوعات تہران کی نمائشگاہ میں

مآب کی مطبوعات قم کی نمائشگاہ میں

مرکز کی طرف سے ۳، اور ۲۰ جمادی الثانی کے سالانہ پروگرام کی جھلکیاں

خاموش دنیا کے مکین گوہروں کی تلاش میں

مرکز احیائے آثار برصغیر (شعبہ نجف اشرف) کا افتتاح اور موسوعہ سیرت امیر المؤمنینؑ کی رونمائی کی تصویری جھلکیاں، بدست نمائندہ ولی فقیہ در نجف آقای سید مجتبیٰ الحسینی مدظلہ

قائد ملّت جعفریہ پاکستان اور آقای شبیر میثمی کا دورہ نجف کے مؤسسہ میں

رابطہ:

ایران، قم	مولانا طاہر عباس: +۹۸ ۹۱۹ ۹۷۰۴۳۷۲
عراق، نجف	مولانا حیدر ار حسین: +۹۶۴ ۷۷۱ ۲۹۳۵۵۰۵
پاکستان، کراچی	مولانا سید عباس رضا: +۹۲ ۳۰۰ ۲۱۶۶۹۹۸
ہند، دہلی	مولانا سید محسن کشمیری: +۱ ۴۰۷ ۹۸۵ ۰۲۲۵
لندن، مانچسٹر	مولانا شیخ عباس رضا: +۴۴ ۷۷۰ ۶۳۵۳۱۴۱

Email:info@maablib.org | maab1431@yahoo.com

Website : www.maablib.org | admin@maablib.org

Mobile app: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.eit.maablib

ایران، قم، نیروگاہ، خیابان شاہد، کوچہ ۵، پلاک ۳۰